

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں ہارون سے مراد کون ہے؟

یٰٰخُتِ ہَارُونَ مَا كَانَ لِوَلِيِّكَ أَنْ يُنَادِيَ بِكَ كَمَا يُنَادِي الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّكَ كَانَتْ آيَةٌ لِّلرَّحْمٰنِ ۝۲۸ ... سورۃ مریم

”اسے ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ کوئی بڑا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی کوئی بدکار عورت تھی“

کیا اس آیت میں ہارون سے مراد وہ ہارون ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے بھائی اور نبی تھے، حالانکہ مریم علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے درمیان سینکڑوں سال کا فاصلہ ہے۔ یا اس سے مراد کوئی دوسرا ہارون ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اس آیت کریمہ میں ہارون سے مراد وہ ہارون بھی ہو سکتے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے بھائی اور اللہ کے نبی تھے۔ اس صورت میں ہارون کی بہن کا مطلب حقیقی بہن نہیں بلکہ ان کا دینی بہن ہے۔ کیوں کہ بالفعل ہارون علیہ السلام اور مریم علیہ السلام کے درمیان سینکڑوں سال کا فاصلہ ہے اور وہ دونوں حقیقی بھائی بہن ہو ہی نہیں سکتے۔ لوگوں نے جو انہیں ہارون علیہ السلام کی بہن کہہ کر پکارا تو ان کا مقصد یہ تھا کہ اسے وہ عورت جو اس نبی صالح علیہ السلام کی ذریت میں سے ہے اور جسے ہمیں سلیمان کی دیکھ بھال اور عبادت الہی کی بنا پر اس نبی صالح سے ایک خاص نسبت ہے تو آخر وہ کس طرح اس بدکاری کی مرتکب ہو سکتی ہے؟ یہ بات تو سبھی کو معلوم ہے کہ ہمیں سلیمان کی دیکھ بھال کا شرف ہارون علیہ السلام کی اولاد کو حاصل تھا اور مریم علیہ السلام نے بھی اپنی زندگی ہمیں سلیمان کی دیکھ بھال کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ اسی نسبت سے کہنے والوں نے انہیں ہارون کی بہن کہہ دیا۔

ہارون سے مراد مریم علیہ السلام کا ہم عصر کوئی دوسرا عابد و زاہد شخص بھی ہو سکتا ہے۔ گویا کہ زہد و عبادت کی نسبت کے پیش نظر لوگوں نے انہیں ہارون کی بہن کہہ کر پکارا ہو۔

مسند احمد، صحیح مسلم اور ترمذی وغیرہ میں مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اہل نجران کی طرف بھیجا اور وہ سب عیسائی تھے۔ ان عیسائیوں نے مغیرہ بن شعبہ سے ”یا ختِ ہارون“ پر اعتراض کیا کہ وہ ہارون کی بہن کیسے ہو سکتی ہیں حالانکہ ان کے درمیان سینکڑوں سال کا فاصلہ ہے۔ مغیرہ بن شعبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور ان لوگوں کا اعتراض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے انہیں یہ بات نہیں بتائی کہ اس زمانہ میں لوگ اپنے بچوں کا نام انبیاء علیہ السلام و صالحین کے نام پر رکھتے تھے؟ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ ہارون سے مراد موسیٰ علیہ السلام کے بھائی نہیں ہیں جیسا کہ اہل نجران نے سمجھا بلکہ ہارون سے مراد مریم علیہ السلام کا ہی ہم عصر کوئی نیک اور عابد و زاہد شخص ہے جس کا نام ہارون تھا۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

قرآنی آیات، جلد: 1، صفحہ: 40

محدث فتویٰ